

دوسرا رخ

حسنین ملک

آپ کے پاس صرف تین راستے
ہیں
راستہ ڈھونڈئے
راستہ بتائے
یا پھر خود 'راستہ' بن جائیے۔



غیب دو طرح کے ہوتے
ہیں، ایک وہ جسے اللہ نے
غیب قرار دیا ہے، دوسرا وہ
جسے عقل ابھی تک تلاش
نہیں کر پائی۔



عزت، احساس، ظرف اور
محبت مہنگی چیزیں ہیں، سستے
لوگوں سے اس کی اُمید
مت رکھیں۔



امیں'
سے لے کر
اہم'
تک کے سفر کو
انقلاب کہتے ہیں۔



اِس دور ميں لوگوں كو
خوبصورت نظر آنے كے لئے
اللہ اور اُس كے رسول ﷺ
كى نظر ميں برا بننا پڑتا۔

Choice is your's.



خاموشی کو روانی سے بولنا
سیکھئے، زندگی میں آسانی ہو
گی۔



آپ لوگوں کو صرف دنیا
میں آسانیاں دیں، اللہ آپ
کو دنیا اور آخرت دونوں
میں آسانی دے گا۔



بے ادب گفتگو سے زیادہ
خطرناک، بے ادب خاموشی
ہے۔



فرق ہوتا ہے قریب ہونے
میں اور فاصلہ نہ ہونے
میں۔



وہ لوگ نایاب ہو گئے جو
اختلاف اور نفرت کو الگ
الگ خانوں میں رکھا کرتے
تھے۔



ایک دفعہ ایک عقل مند
آدمی نے کچھ نہیں کہا۔



کچھ خواب صرف نیند میں
آتے ہیں اور کچھ سونے ہی
نہیں دیتے۔



رات عوام کے لئے
اندھیرے کا کام کرتی ہے
اور
خواص کے لیے روشنی کا۔



عزت کی نہیں جاتی، دی جاتی
ہے، دینے کے لیے اپنے
پاس ہونا ضروری ہے۔



عبادت، اخلاق، سخاوت، تقویٰ
کبھی یہ مسلمان کی بنیادی ذمہ
داریاں تھیں، آج کوئی کرتا
ہے تو کرامت کہلاتی ہیں۔



خدا سے محبت اور خدا کے
بندوں سے ناراضگی
عجب منافقت ہے۔



باطن کی اصلاح کئے بغیر،
ظاہر کی اصلاح، بذاتِ خود
ایک درجہ منافقت ہے



خود کو ڈھونڈنے والے ہی
خدا کو ڈھونڈنے میں شامل
ہو سکتے ہیں۔



جہاں محبت ہو وہاں احساس
دلانے کی ضرورت نہیں پڑتی،
جہاں محبت ہی نہ ہو وہاں
احساس دلانے کا فائدہ نہیں
ہوتا۔



زندگی میں اکثر سمجھانے والے
کی ضرورت ہوتی ہے، مگر کبھی
کبھی سمجھنے والے کی۔



اگر آئنے میں آپ کو آپکی
'بد صورتی' نظر آتی تو یقین
جائیں آپ واقعی بہت
خوبصورت انسان ہیں۔



گفتگو کی کلاس میں
آوازیں شاگرد ہیں
خاموشی استاد ہے۔



تمام حادثے فاصلہ نہ رکھنے
کی وجہ سے ہوتے ہیں،
سڑکوں پر بھی اور زندگی
میں بھی۔



آجکل انسان کے اندر معمولی
سا احساس، نہایت غیر معمولی
بات ہے۔



کاش ہم بچیوں کے رشتے
دیکھنے کی بجائے، رشتے مانگنے
جایا کریں۔



اللہ سے ڈرنے کا آسان
مطلب یہ ہے کہ کسی کو
آپ سے کوئی ڈر نہ ہو۔



جس دن آپ اپنی سالگرہ مناتے ہیں، اُسی دن عالم ارواح میں آپ کی برسی منائی جاتی ہے اور جس دن اِس دنیا میں کسی کی برسی منائی جاتی ہے اُسی دن قبرستان میں ہر سال اُس کی سالگرہ ہوتی ہے، اسی لئے اِس کو انتقال کہتے ہیں۔ ایک دنیا سے دوسری دنیا میں منتقل ہونا۔



ہر رشتے میں ایک جیسا ملاپ ہونا
ضروری نہیں، کچھ رشتے فاصلوں پر
ہی چلتے ہیں، ریل کی پٹریوں کی
طرح، ہمیشہ ساتھ ساتھ -----
ہمیشہ فاصلہ رکھ کر۔



جتنی نفرت لوگ مخالف سیاسی لیڈر
سے کرتے ہیں، اُتنی شیطان سے
کرتے تو اللہ کے ولی بن جاتے
اور جتنی محبت اپنے سیاسی لیڈر سے
کرتے ہیں، اُتنی اللہ اور رسول ﷺ
سے کرتے تو کامل ولی بن جاتے۔



بہت پاس آنا، بہت دور
جانے کی سب سے
بڑی وجہ ہے۔



ہماری
Facebook Wall
ایک
Wall of Awareness
ہے لیکن دوسروں کے لئے۔۔۔



مردہ انسانوں کو زندہ کرنے
سے بڑی کرامت، مردہ
دلوں کو زندہ کرنا ہے۔



دکھاوے والے علم
سے، عاجزی والی گمراہی
بہتر ہے۔



پہلے رشتے
Trust
پر چلتے تھے اب
Interest



پہلا سجدہ بتاتا ہے کہ مٹی سے آئے
ہو، دو سجدوں میں وقفہ بتاتا ہے کہ
یہ دنیا کچھ دن کی قیام گاہ ہے بس
دوسرا سجدہ یاد کرواتا ہے کہ پھر مٹی
میں چلے جانا ہے۔



اگر آپ واقعی کمال دکھا
سکتے ہیں تو کمال نہ دکھانا
سب سے بڑا کمال ہے۔



غلط راستے سے بھی زیادہ
خطرناک وہ یقین ہے جو غلط
راستے پر آنکھیں بند کر کے
چلا رہا ہے۔



جس پودے کو ہم بہت چھوٹا اور
کمزور سمجھ رہے ہوتے ہیں وہی
کمزور پودا زمین کا سینہ چیر کر باہر
آیا ہوتا ہے۔ اللہ کے نزدیک کوئی
چھوٹا یا کمزور نہیں وہ جس سے جو
چاہے کام لے لے۔



بہترین دوست وہ ہے جو
ہماری آخرت اچھی بنا دے۔



5 فروری یوم کشمیر
پاکستانی عدالتوں میں تقریباً 20 لاکھ مقدمات
پڑے ہوئے ہیں، جو ہم پاکستانیوں نے
پاکستانیوں کی جائیدادوں پر ناجائز قبضہ، قتل، زنا
باجبر اور حقوق غصب کرنے کی وجہ سے کئے
ہیں اور ہم آج کا دن مناتے ہیں کہ کشمیر
میں یہی سب کچھ ہونا زیادتی ہے۔



ہونٹوں کے آپس میں ملنے
سے دنیا کا سب سے
خوبصورت لفظ محمد ﷺ بنتا
ہے۔



رات میں نے شب قدر دیکھی، طاق
رات میں خواتین گے لباس اور مردوں
کی نظروں کو دیکھ کر شیطان نے
سلاخوں کے پیچھے سے ایک فاتحانہ
مسکراہٹ دی اور دربان فرشتے نے
ندامت سے سر جھکا لیا۔



خاموشی بھی ایک سنتِ
مؤکدہ ہے



دو نمازوں کے بیچ میں جو
وقفہ ہوتا ہے، وہی نماز قائم
کرنے کا وقت ہے۔



جیت ایک ایسی خوشی جو
بہت سے غلطیوں پہ پردہ
ڈال دیتی ہے، یہی اس کا
واحد نقصان ہے۔



مشکل کام آسانیاں بانٹنا
ہے، آسان کام ^{تیمشکلیں}
بانٹنا ہے۔



ضرورت سے زیادہ نرم بنو گے تو
نچوڑ لئے جاؤ گے، ضرورت سے
زیادہ سخت بنو گے تو توڑ دیئے جاؤ
گے، شاید اسی لئے ہمارے نبی
پاک ﷺ نے فرمایا تھا میانہ
روی اختیار کرو۔



مسئلہ داڑھی کی لمبائی کا
نہیں، مسئلہ محبت کی گہرائی کا
ہے اُس ہستی کے ساتھ جس
کی یاد میں داڑھی رکھی جا
رہی ہے۔



بابا جی فرماتے ہیں: صرف
اس بات کا شکر ہی ساری
زندگی ادا نہیں ہو سکتا کہ اللہ
نے ہمیں مسلمان گھر میں
پیدا کر دیا۔



قرآن کا لفظی مطلب ہے
”پڑھا ہوا“
مگر افسوس کہ وہ صرف
”پڑا ہوا“
ہے۔



کچھ لفظوں کی کہانی
فون کی گھنٹی بجی، چھوٹے بھائی کا فون تھا کہہ
رہا تھا حالات خراب ہیں گھر کے کچھ خرچے
کے پیسے ادھار دے دو۔ اس کو احساس نہیں
کہ میری بھی ایک تنخواہ ہے، بیوی بچے ہیں،
ذمہ داریاں ہیں۔۔۔ ٹینشن میں چھت پر آیا
اور پرندوں کو دانہ ڈالنا شروع کر دیا، بے
زبانوں کو کھلا کر دل کو سکون ملتا ہے نا۔۔۔



ہم عجیب لوگ ہیں ہم انا نہیں
چھوڑتے، ضد نہیں چھوڑتے، اپنی
رائے نہیں چھوڑتے، کچھ بھی نہیں
چھوڑتے مگر بندے کو چھوڑ دیتے
ہیں۔



إصلاح اس شہر کا نام ہے جو
شرمندگی کے صحرا کے بعد آتا ہے،
اگر ہم اپنی غلطیوں پر شرمندہ ہونا
ہی شروع کر دیں تو إصلاح خود بخود
ہو جائے گی۔



باباجی: بیٹا کیا کر رہے ہو؟
میں: آج چھٹی ہے تو اپنی گاڑی کی، کپڑوں کی
اور فلیٹ کی صفائی
باباجی: یہ سب کیوں؟
میں: باباجی سب چیزیں گندی اور میلی ہو
جاتی ہیں
باباجی: پھر تو ہر چھٹی کے دن اپنا دل بھی
صاف کر لینا چاہئے۔



دنیا کی اربوں عمارتوں میں صرف
خانہ کعبہ پر غلاف ہے، دنیا کی
کھربوں کتابوں میں صرف قرآن پر
ہی غلاف ہے، اللہ نے یہی عزت
اور عظمت عورت کو بھی عطا کی ہے
اگر کوئی لینا چاہے۔



قرآن کی آیت کے مطابق
سب نیک اعمال اللہ کی طرف
سے ہیں اور سب برائیاں انسان کی
اپنی، اس لئے نیکیوں پر غرور نہیں
کیا جاسکتا اور گناہوں کو قسمت سمجھ
کر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔



صفائی نصف ایمان ہے صرف کپڑوں کی
نہیں، دل کی صفائی جو نفرت اور بغض سے
بھرا ہو، ہاتھ کی صفائی جو کمزور کی عزت پر
اٹھتا ہو، آنکھوں کی صفائی جو حسد اور
شہوت سے بھری ہوں، زبان کی صفائی جو
طعنوں اور ناشکری سے بھری ہو، پھر واقعی
صفائی نصف ایمان ہے۔



ہم جائیداد، نوکری، پیسہ، سونا
چاندی، زیورات سب کچھ
سنجھال کر رکھنا سیکھ گئے ہیں،
سوائے تعلقات کے۔



کوئی بہت جوش سے کہہ رہا تھا مجھ
سے غلط بات برداشت نہیں ہوتی،
میں تب سے سوچ رہا کیا صحیح بات
بھی برداشت کرنی ہوتی ہے۔



اَلْكَاسِبُ حَبِيبُ اللّٰهِ
محنت کار (مزدور) اللّٰہ کا دوست ہے
(حدیث)

مزدور تو ایمانداری سے محنت کر کے
اللّٰہ کا دوست بن گیا اور ہم؟؟؟



گاؤں یا پہاڑی علاقوں کے لوگ یا
کم پڑھے لکھے لوگ بڑے مہمان
نواز، خوش اخلاق اور کھلے دل کے
ہوتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے تعلیم
کی زیادتی، احساس کی کمی کا باعث
بن رہی ہے۔



ہم دل کا بائی پاس کرا کر،
خوشی منارہے ہیں کہ
گردے کی پتھری ختم ہو گئی
ہے۔



عجیب دور ہے خدا سے
ڈرانے والوں کی تعداد، خدا
سے ڈرنے والوں کی تعداد
سے زیادہ نظر آ رہی ہے۔



عورت کے دل کا وزن جب تقریباً
200 گرام ہوتا ہے تب مرد کے
دل کا وزن تقریباً 300 گرام ہوتا
ہے، دنیا میں سارا فساد اسی 100
گرام نے ڈال رکھا ہے۔



حیرت کی بات ہے خالص آٹا،
خالص دودھ، خالص رشتے اور
خالص محبت تو ملتی نہیں، خالص
نفرت ابھی بھی دستیاب ہے۔



نبی کریم ﷺ کا کوئی ایسا لباس
نہیں ملتا جس میں پیوند نہ لگا ہو،
آجکل کوئی ایسا عالم دین نہیں ملتا
جس کے لباس میں پیوند لگا ہو۔



عقل سوچ میں نہ پڑے تو
بے کار ہے، عشق سوچ میں
پڑ جائے تو بے کار ہے۔



عام لوگ نہ ہوتے تو کوئی
خاص نہ ہوتا، خاص کی
خصوصیت صرف عام کی وجہ
سے ہے، کتنا خاص ہے عام
ہونا بھی۔۔۔



میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ
دوستوں اور رشتہ داریوں میں
کسی نتیجے پر مت پہنچیں ورنہ
آپ اکیلے رہ جائیں گے



اللہ نے بے جان مقناطیس کو طاقت دی کہ
وہ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے تو ہم سب
آسانی سے اس کو مان لیتے ہیں، وہی اللہ
جب اپنے بندے میں یہ طاقت ڈال دے
تو ماننے میں مشکل آ رہی ہے، حیرت کی
بات ہے کہ طاقتور پتھر قابل قبول ہے مگر
طاقتور انسان نہیں۔



نصیبوں اور رقیبوں کا کوئی علاج نہیں ہوتا۔



پاکستان سے محبت کے اظہار کا
بہترین طریقہ یہ ہے کہ پاکستان کا
کوئی قانون نہ توڑا جائے، پاکستانیوں
سے محبت کی جائے، پاکستانیوں کی
بہتری کے لیے دعا اور کوشش کی
جائے۔



اچھا انسان بننے میں
سب سے بڑی رکاوٹ
انسان بننا ہے۔



بے حسی ساری حِسوں کے
مرنے کا نام نہیں، صرف
ایک حِس مرجائے تو بے
حسی بن جاتی ہے، اس ایک
حِس کو احساس کہتے ہیں۔



ہمارے لیڈر غلط نہیں
ہیں، ہماری لیڈر کی
تعریف غلط ہے۔



عجب دور ہے، محبت بھی
اظہار کی محتاج ہے۔



جاہل اور عالم دونوں کو اپنے
علم پر ایک جتنا یقین ہوتا
ہے



اللہ کی عبادات میں ہیرو،
انسانوں کے معاملات میں
زیر و نظر آتے ہیں۔



اللہ کے حکم (قرآن) پر عمل
کرنا تھا، ہم اس پر ریسرچ کر
رہے ہیں، سائنس پر ریسرچ
کرنی تھی، ہم اس پر عمل کر
رہے ہیں۔



ہر وہ علم جو گمراہی کی
طرف لے جائے، کالا
علم ہے۔



اللہ فرماتا ہے
کہ وہ چھپر کی مثال دیتے وقت
بھی شرم محسوس نہیں سمجھتا، پھر
ہم کسی انسان کو چھوٹا سمجھیں؟
عجیب بات ہے۔



ہم اپنے رب سے، رب
کے علاوہ سب کچھ
مانگتے ہیں۔



سر! جہالت کس کو کہتے
ہیں؟
جواب:
جب تعلیم آپ پر کوئی اثر نہ
کر سکے۔



سر! لوگ دھوکہ کیوں دیتے

ہیں؟

جواب:

کیوں کہ ہم اعتبار کرتے

ہیں۔

★ ★ ★

سر! سب سے بڑا بے وقوف
کون ہے؟

جواب:

جو دنیا بہتر کرنے کے لئے
اپنی آخرت تباہ کر لے۔



سر! شرافت کسے کہتے ہیں؟

جواب:

جب کسی کی بہن اور بیٹی
میں بھی اپنی بہن، بیٹی نظر
آئے۔



سر! محبت کسے کہتے ہیں؟

جواب:

جو اپنی خوبیاں اور محبوب کی
خامیاں بھلا دے۔



سر! غرور کیا ہوتا ہے؟
جواب:
اللہ کے فضل کو اپنا کمال
سمجھنا۔



حالات کی تلخیوں سے
کچھ لوگ بکھر جاتے ہیں اور
کچھ نکھر جاتے ہیں، فرق
سارا ہمت اور حوصلے کا ہے۔



چھوٹے احمق کے لیے بڑے
احمق کی بات اقوالِ زیریں کی
حیثیت رکھتی ہے۔



زمین پر رہنے والوں کا
احساس، آسمان والے سے
محبت کی سب سے بڑی نشانی
ہے۔



آپ فنا بھی ہو جائیں
تو کسی کی انا کو کچھ فرق
نہیں پڑتا۔



صرف شوق کا دعویٰ،
صرف دعوے کا شوق
ہے۔



لوگ دو طرح کے ہوتے
ہیں، کچھ اپنوں کے لئے
سپنوں کو چھوڑ دیتے ہیں،
کچھ سپنوں کے لئے اپنوں کو
بھی چھوڑ دیتے ہیں۔



انسان بنائے جا رہے تھے ایک
فرشتے نے دوسرے سے
پوچھا: اس کو عاشق بنانا ہے
یا عقل مند؟



حُسن اس بات کی دلیل ہے
کہ عطا کا درجہ دعا اور
کوشش سے اوپر رکھا گیا
ہے۔



ایسا لگتا ہے ہم نے پرانے
لوگوں کے ساتھ پرانی قدریں
(ظرف، خلوص، کردار اور
خودی) بھی دفن کر دی ہیں۔



وقت گزرنے کا احساس
صرف اُس کو نہیں ہوتا،
جو سویا ہوا ہو۔



جب چھوٹے اور نادان تھے،
روز مسجد جایا کرتے تھے اب
ہم بڑے اور عقلمند ہو گئے
ہیں۔



سب سے خطرناک
غرور، عاجزی کا غرور
ہے۔



اگر دھوکہ ہونے کا
گمان بھی نہیں ہو رہا
تو دھوکہ ہے۔



دوہرے معیار
پارٹی بدلنے والے کو گالیاں
دی جاتی ہیں اور نیشنلسٹی
بدلنے والے کو ہار پہنائے
جاتے ہیں۔

★ ★ ★

طاق راتوں میں اور خاک
راتوں میں، صرف نیت کا
فرق ہوتا ہے



آج کے مسلمان کے دامن
میں یا تو بے ادب شریعت
ہے یا بے عمل عقیدت۔



عید عربی زبان میں خوشی کو
کہتے ہیں اور خوشیاں بانٹنے سے
بڑھتی ہیں، کوشش کریں ہماری
وجہ سے کوئی دوسرا بھی خوشی
منا سکے۔



درد سب کو ہوتا ہے،
فرق صرف برداشت کا
ہے۔



بہت سے بکھرے ہوئے اور بے یقین لوگوں
کو پاکستان مل گیا، مگر پھر پاکستان کو بہت سے
بکھرے ہوئے اور بے یقین لوگ ملے۔
آئیے ہم بکھرنے کی بجائے متحد ہو جائیں،
آئیے ہم بے یقینی کی بجائے مکمل یقین رکھیں
کہ یہ ملک سلامت رہے گا اور ہم سب نے
مل کر اس کو ترقی کی راہ پر آگے بڑھانا ہے۔



المیہ
میٹرک کا سٹوڈنٹ ایک دن ضد
کر کے اسکول نہیں گیا
ماں باپ ناراض ہو گئے اور دوپہر کا
کھانا بھی نہیں دیا وہ روز نماز بھی
نہیں پڑھتا تھا مگر۔۔۔



جب ہم خود سے یہ سوچ لیتے
ہیں کہ دوسرا کیا سوچ رہا ہے
تو سمجھ جائیں کہ رشتے اور تعلق
کی دیوار کو دیمک لگ گئی ہے۔



معاملات کو
مسئلے کم،
مشورے زیادہ بگاڑتے ہیں۔



اصول حِکمت

جب تک معدے میں غذا
ہے، پانی مت پئیں
جب تک معدے میں پانی
ہے، غذا مت کھائیں۔



جتنا فرق جہالت اور تعلیم
میں ہے، اس سے زیادہ فرق
تعلیم اور تربیت میں ہے۔



بد تمیز کو اگر کامیابی مل
جائے تو وہ لاعلاج ہو جاتا
ہے۔



جب ہم آسانیاں بانٹنے کے
بجائے آسانیاں بیچنا شروع
کر دیں تو سمجھ جائیں کہ
اللہ ہم سے ناراض ہے۔



سوچو! اقبال کی طرح
جیو! جناح کی طرح
اور
موت! راشد منہاس کی طرح۔



جیت کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے
کہ سب نقص چھپ جاتے ہیں۔
ہار کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ
سب غلطیاں پتہ چل جاتی ہیں۔



ایک اندھے نے میری آنکھیں
کھول دیں، بولا مجھے تو نظر نہیں آتا،
تم لوگ تو دیکھ سکتے ہو، کس کے
پاؤں میں جوتے نہیں ہیں، کس
کے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں۔



اب تو اس بات کے لیے بھی
معجزے کی ضرورت ہے کہ ہم
اپنی اصلاح کیے بغیر معجزے کا
انتظار کرنا چھوڑ دیں۔



نرم دل لوگ جلدی رو
پڑتے ہیں، جلدی روٹھ جاتے
ہیں، جلدی مان جاتے ہیں، سنا ہے
اللہ کو ایسے لوگ پسند ہیں۔



پاکستان کو
پاکستان کے لیے مرنے والوں سے
زیادہ پاکستان کے لئے جینے والوں
کی ضرورت ہے۔



14 اگست
ایک دوست نے کہا تھا
امریکہ کے غلاموں کو برطانیہ سے
آزادی مبارک ہو



صرف جانوروں کے بچے وہی
کرتے ہیں جو ان کے والدین
کرتے ہیں۔

خدارا! یہ قانون انسان کے بچوں
پر لاگو نہ کریں، انہیں انسان ہی
رہنے دیں۔



خود غرض لوگ
پیار اور توجہ
صرف لینے کے شوقین
ہوتے ہیں۔



چاہت کی مقدار دعوؤں
میں بڑھتی جا رہی ہے،
رویوں میں گھٹتی جا رہی
ہے۔



جب آپ کے سیکھائے ہوئے
ہی آپ کو سیکھانا شروع
کردیں تو جان لیں! کہ
خاموشی کا وقت آگیا ہے۔



اس عید پر وہ جانور بھی
تلاش کر کے ذبح کریں
جو ہمارے اندر کہیں ہے۔



اقتدار بڑی غدار چیز ہے



چاہت اور راحت دو الٹ چیزیں
ہیں انہیں ایک بندے یا ایک
رشتے میں تلاش نہ کریں، کریں
گے تو تکلیف اٹھائیں گے۔



میں نوجوانی میں ہر بڑے سے سوال پوچھتا تھا
آپ کی دین کے بارے میں کیا رائے ہے اور
جواب میں ایک تقریر سننی پڑتی تھی جو سن کر
بھی کچھ سمجھ نہیں آتا تھا۔

پھر ایک دفعہ ایک صاحب علم سے جواب مل
ہی گیا وہ بولے: جو دین اللہ نے بنایا اور رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تک پہنچایا تو میں کون
ہوتا ہوں اس کے بارے میں رائے دینے والا۔



کمال ذات ہے میرے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی، ریت پر چلتے تھے تو
پاؤں کے نشان نہیں بنتے تھے، پتھر
پہ پاؤں رکھ دیتے تو نشان پڑ
جاتے۔



عمل کے بغیر علم تو کاغذوں اور
دیواروں پر بھی لکھا ہوتا، علم کے
بغیر عمل تو جانور بھی کر رہے ہیں۔
واحد انسان کو علم عطا کیا گیا کہ وہ
اس پر عمل کرے۔



جو قومیں پلاٹ اور گھر
بنانے کے چکر میں نہیں
پڑیں وہ آج چاند اور مرتخ
کے چکر کاٹ رہی ہیں۔



انسان کی آنکھیں پیار اور
نفرت میں وہی کام کرتی
ہیں جو بخار میں تھرما میٹر
کرتا ہے۔



25 دسمبر کی یادگار
کسی نے مردوں کو زندہ کر
دیا اور کسی نے مردہ قوم کو۔



غلطی کے بعد شرمندگی نہیں
آئی تو بے حسی ہے
آ جائے تو نعمت ہے۔



زیادہ لوگ دل کے اچھے ہیں
اور
دماغ کے برے۔



دس محرم کا سبق یہ ہے
کہ زندگی کا مقصد زندگی سے
بھی بڑا ہوتا ہے۔



اگر زندگی میں کچھ لوگ دھوپ کی
طرح ہیں جو جلا رہے ہیں، سر پر سوار
ہیں اور ان کا کوئی حل بھی نہیں ہے
تو یقیناً اللہ نے آپ کے ارد گرد کچھ
چھاؤں جیسے لوگ ضرور رکھے ہوں
گے، ان کے ساتھ رہیں آپ کو
چھاؤں جیسا سکون ملے گا۔



فکر کرنا چھوڑ دیں
رزق دینے والا بھی وہی ہے جو
موت دینے والا ہے، جہاں جہاں
موت پہنچ سکتی ہے وہاں وہاں رزق
بھی پہنچ سکتا ہے۔



اگر اللہ کی عبادت کرتے وقت دنیا
کا خیال آئے تو درجہ اسلام ہے۔
اگر دنیا کے معاملات کرتے وقت
اللہ کا خیال آئے تو درجہ ایمان
ہے۔



ہم معاشی طور پر اہل حدیث ہیں مگر ہماری
توحید پیسہ ہے، ہم سب حیا کے معاملے میں
شیعہ ہیں مگر ہماری عورت ہماری ذولجناح ہے،
جسے ہم نے مردوں کے نیچ کھڑا کر دیا ہے، ہم
سب کمائی کے معاملے میں بریلوی ہیں مگر ہم
حلال و حرام میں فرق کیے بغیر لنگر سمجھ کر
کھا رہے ہیں۔



سفر اور سیاحت اگر کسی برے
کام کے لئے نہ ہو تو تقریباً تمام
انبیاء اور اولیاء کی سنت ہے۔
اسی وجہ سے اس میں سکون
بھی ہے اور سبق بھی۔



دُنیا دار خوبصورت لوگ
تلاش کرتے ہیں
اور

اللہ والے لوگوں میں
خوبصورتی کو



انسانیت کی دوکان پر
'99% OFF'
مگر دوکان خالی پڑی ہے



سوچنے والے اور سمندر میں غوطہ
لگانے والوں کا مقصد ایک ہی ہوتا
ہے، سمندر کی تہہ سے انمول موتی
نکال کر لانا، اللہ قرآن میں بار بار
کہہ رہا ہے کہ ہم نے سوچنے والوں
کے لیے نشانیاں رکھی ہیں۔



رزقِ حرام صرف چوری یا سود کا مال
نہیں، بلکہ اپنے مالک یا ادارے کے ساتھ
مخلص نہ ہونا اس کا وقت کہیں اور استعمال
کرنا، اس کی چیزوں اور اختیارات کو صحیح
استعمال نہ کرنا، اس کے راز کو راز نہ رکھنا
بھی رزق کو ناپاک کر دیتا ہے۔



بولنے کی آزادی اور چیز ہے، سوچ کی آزادی
اور، ہمیں سوچ کو آزاد رکھنے کی ضرورت ہے
مگر ہماری توجہ بولنے کی آزادی پر ہے، سوچوں
کو آزاد کرنا نبیوں کا پیشہ ہے اور زبان کو بے
لگام کرنا شیطان کا حربہ۔۔
شیطان، شیطان تب بنا جب بول پڑا



سارا فرق پڑی ہوئی کتابوں
اور
پڑھی ہوئی کتابوں کا ہے۔



خاص وہ ہے
جو کسی خاص سے
وابستہ ہے۔



بچپن سے سنتے آ رہے ہیں کہ خدا
سے ڈرنا چاہیے مگر مجھے خدا سے ڈر
نہیں لگتا، مجھے لگتا وہ تو صرف پیار
کرنا چاہتا، صرف مہربانی کرتا اور
صرف رحم فرماتا ہے۔





Hassnain Malik

Writer, Editor, Trainer, Speaker, Social Worker

Email: imhassnain@gmail.com

Phone: +92 321 8470906

Twitter: [@imhassnain](https://twitter.com/imhassnain)

Instagram: [@imhassnain](https://www.instagram.com/imhassnain)

Facebook: [@Hassnain.Malik.The.Trainer](https://www.facebook.com/Hassnain.Malik.The.Trainer)